ہمارا سہارا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے اسی کے سہارے ہم زندہ رہیں گے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ مارچ ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ اسلام کو غالب کرنے کا کام اللہ تعالیٰ کی مدد سے انجام پائے گا۔

☆ صبر سے کام لو اور دعاؤں میں ہمہ تن مشغول رہو۔

☆ صبر اور استقامت کا نمونہ اپنے ربّ کے حضور پیش کریں۔

☆ علماء مکی زندگی کے حالات کو جماعت کے سامنے بار بار رکھیں۔

☆ ہمارا یہ زمانہ مکی زندگی سے مشابہ ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة:۱۵۴)

اس کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ چند روز سے بخار اور کھانسی کی کافی تکلیف رہی۔ ایک دن تو کافی تیز بخار ہو گیا تھا پھر کئی روز حرارت رہی اور گلے اور ناک کی نالی میں بہت بلغم پیدا ہوتا رہا اور بیماری نے بڑی تکلیف دی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب پہلے سے تو آرام ہے لیکن ابھی گلے اور سینے کی نالی میں کچھ تکلیف باقی ہے۔ بیماری کا ضعف بھی ہے۔

اس وقت میں مختصراً اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا سہارا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور اس کی مدد اور اس کے سہارے کے بغیر ہماری زندگی ممکن نہیں۔ ہم اسی کے سہارے زندہ ہیں۔ ہم اسی کے سہارے زندہ رہیں گے اور تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس کی مدد سے وہ انجام پائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کیلئے جو بہت سے طریق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائے ہیں ان میں سے دو باتیں وہ ہیں جو اس مختصر سی آیت میں بیان ہوئی ہیں جس کی ابھی میں نے تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری مدد اور نصرت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ صبر سے کام لو اور دعاؤں میں ہمہ تن مشغول رہو اس کے بغیر تم میری مدد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ صبر کے مقام پر پختگی سے قائم رہیں اور خدا کے بتائے ہوئے طریق پر، خدا کی رضا کے حصول کیلئے اس کی مدد اور نصرت کو حاصل کرنے کیلئے صبر و استقامت کا وہ نمونہ اپنے ربّ کے حضور پیش کریں جو نمونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصاً اپنی مکی زندگی میں دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تاریخی لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔ ایک آپ کی مکی زندگی ہے ایک آپ کی مدنی زندگی ہے۔ مکی زندگی میں ظاہری اعتبار سے حالات مدنی زندگی سے مختلف تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو زندگیوں یا زندگی کے ہر دو ادوار میں مختلف حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی اور ایثار کا بہترین نمونہ اور اُسوہ دنیا کے لئے پیش کیا۔

عام طور پر جماعت کے سامنے مدنی زندگی کی زیادہ تفاصیل آتی رہتی ہیں اور مؤرخین نے بھی عام طور پر مدنی زندگی کے بارے میں بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہمیں اس تفصیل سے آپ کی مکی زندگی کے حالات تواریخ نے بھی نہیں بتائے میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی کے مختلف ادوار میں یہ دو دَور آتے رہتے ہیں۔ ایک وہ دور جو مکی زندگی سے مشابہ ہوتا ہے۔ ایک وہ دور جو مدنی زندگی کے مشابہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی سے جو زمانہ زیادہ مشابہت رکھتا ہو اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اُسوہ اُمت محمدیہ کے سامنے ہونا چاہئے جو مکی زندگی کے زمانہ میں آپ نے قائم کیا جس طرح آپ نے ہر موقعہ پر دکھوں کو برداشت کیا اور صبر کا نمونہ دکھایا۔ ہر روز ظلموں کا نیا سلسلہ شروع کیا جاتا اور ہر نئے سلسلہ کے مقابلہ میں ہمیں آپ کے صبر اور استقامت اور توکل اور خدا تعالیٰ کی بشارتوں پر کامل یقین کا ایک حسین نظارہ نظر آتا ہے۔ مخالف نے ہر نیا منصوبہ جو آپ کے خلاف باندھا وہ ظلم کا ایک نیا دور بھی تھا اور ماضی کے ظلم کے ادوار کی ناکامی کا اعلان بھی ہوتا تھا کہ ہم نے اس قسم کے ظلم کئے، ناکام ہوئے اب ظلم اور Oppression کے نئے طریقے نکالنے چاہئیں پھر وہ نیا دور ختم ہو جاتا پھر ایک نیا منصوبہ بندھتا۔

بہرحال مکی زندگی ہمارے سامنے ان حالات کے لحاظ سے صبر اور دعا کے بہترین نمونے پیش کرتی ہے۔ علماء جماعت کو چاہئے کہ مکی زندگی کے حالات کو جماعت کے سامنے زیادہ تفصیل سے اور بار بار رکھیں۔ ہمارا یہ زمانہ اسلام کے لئے جدوجہد اور اسلام کی خاطر قربانیاں دینے کا مکی زندگی سے مشابہ ہے۔ تیرہ سالہ ظلم سہنے کے زمانہ میں ایک موقعہ پر بھی آپ یا آپ کے صحابہؓ نے جوابی کارروائی نہیں کی اور ان سختیوں کو بشاشت کے ساتھ رَجُوْعٌ اِلَی اللّٰہِ اور اَنَابَتْ اِلَی اللّٰہِ کے ساتھ برداشت کیا اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی حکم ہوتا تھا اور یہی بشارت ملتی تھی کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تم مشرکوں سے اعراض کرو انہیں معاف کرتے رہو۔ آخر نتیجہ وہی نکلے گا جو میں چاہتا

ہوں لیکن میری راہ میں ہر قسم کی قربانی دینا اور اس قسم کے حالات میں اُمت مسلمہ کو جو قربانیاں انہیں دینی چاہئیں ان کی راہ نمائی کے لئے ایک کامل اور مکمل اُسوہ قائم کرنا تمہارا کام ہے، ہوگا وہی جو خدا نے چاہا اور صبر کرنے والوں نے پایا وہی جو خدا نے انعام مقرر کیا تھا لیکن صبر اور دعا کے نتیجہ میں۔ پس جماعت اپنے اس دور میں خصوصاً مکی زندگی کے حالات اپنے سامنے رکھے اور اس قسم کے صبر اور صلوٰۃ کا نمونہ اسلام کے مخالفین کے سامنے رکھے۔ جس قسم کے صبر اور دعا کا نمونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی میں دکھایا تھا۔ اگر ہم بحیثیت جماعت سارے مل کے آج اسی طرح کا نمونہ اسلام کی فتح اور اسلام کے غلبہ کے لئے دنیا میں قائم کریں جو نمونہ کہ ہمیں اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آتا ہے تو وہ وعدے بھی جو اس دور کی قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو دیئے ہیں ہمارے حق میں پورے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق دے کہ اس کی جو رضا ہے اس رضا کے مطابق صبر اور دعا کے ساتھ ہم اپنی زندگیوں کو گزاریں اور اس کی توفیق سے جب ہم اس قربانی کو پیش کریں تو اس کے فضل کے ہم اسی طرح وارث ہوں جیسا کہ ہم سے پہلے بزرگ وارث ہوئے تھے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱؍اگست ۱۹۶۹ء صفحہ ۳و۴)

☆......☆......☆